© rasailojaraid.com

ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری
جنرل سیکرٹری وفاق المدارس

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد

قابل صد احترام علماء کرام، بزرگانِ ملت، اساتذہ کرام اور طلباء عزیز! انتہائی دکھی دل کے ساتھ ملتان سے کراچی، کراچی سے سکھر اور سکھر سے یہاں لاڑکانہ صرف اور صرف اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ ہمارے بہت ہی محترم ومکرم ساتھی اور عظیم شخصیت، ممتاز عالم دین، سیاسی و مذہبی رہنما، دینی جماعتوں کے ترجمان اور وکیل، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قابل فخر رہنما مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو کو شہید کر دیا گیا۔ میں نے آتے ہی اپنے ان بھائیوں سے کہا کہ ہمیں ان کی جدائی کا غم ہے، شہادت کا نہیں، جدائی کا غم ایک فطری اور طبعی چیز ہے۔ رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ جب بچپن میں ہی وہ اللہ کو پیارے ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا حضرت حمزہؓ کی شہادت پر اتنا صدمہ ہوا کہ ان کے قاتل حضرت وحشی بن حرب کو ایمان لانے کے بعد بھی یہ فرمایا کہ تم اگرچہ ایمان لائے ہو اس لیے اسلام نے تمہارے سابقہ گناہ ختم کر دیے لیکن پھر بھی جب تم میرے سامنے آتے ہو تو مجھے اپنا چچا یاد آ جاتا ہے، اس لیے تم میرے سامنے نہ بیٹھا کرو، پیچھے بیٹھا کرو۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو حلم کے پہاڑ، سراپا صبر ہیں لیکن جدائی کا اتنا غم ہے تو اس لیے ہمیں بھی جدائی کا صدمہ اور غم ہے کہ ہمارے ایک عظیم بھائی، ساتھی اور رہنما اللہ کے ہاں اس انداز سے گئے کہ دشمنوں نے تو اس کو شہید کیا لیکن وہ تو حیاتِ جاوداں پا گیا اس لیے اس کی جدائی کا غم ہے، شہادت کا نہیں۔ شہادت تو قابل رشک موت ہے، پھر ایسی شہادت جو وضو کی حالت میں، مسجد کے اندر، نماز کی حالت میں، اللہ کو یاد کرتے ہوئے نصیب ہو اور یوں اللہ کے گھر سے اللہ کی بارگاہ میں روانہ ہوئے، اللہ کے پاس روانگی تو صرف ایک فضیلت ہے، پتہ نہیں کتنی فضیلتیں اور سعادتیں ایک شہادت میں جمع ہو گئیں۔

ایسی شہادت جو مسجد میں ہو وہ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظمؓ کو حاصل ہوئی، نماز فجر میں ان پر حملہ ہوا اور شہید کربلا امام مظلوم حضرت حسینؓ نماز کی حالت میں اللہ کے ہاں گئے، تو رتبہ بلند جسے ملا اس کو مل گیا۔ لوگ تو جیتے جی مر جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ مر جانے کے بعد بھی دنیا میں زندہ رہتے ہیں، حضرت ڈاکٹر خالد محمود کو اللہ نے زندگی بھی قابل رشک دی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شہادت بھی قابل رشک دی، اس کی حیات بھی قابل رشک ہے، صبح کہیں، شام کہیں، دن کہیں، رات کہیں، جہاں سندھ کے عوام کی بات آئی وہاں ان کا وکیل اور جہاں دین کی اور اسلام کی بات آئی وہاں ان کا وکیل۔ وہ بے باک، جرات مند، بہادر انسان تھا، ہمارا آخری سفر ان کے ساتھ ہندوستان کا ہوا پھر کئی دن اکٹھے رہے اور صبح شام بہت سے اجتماعات میں اور وہاں دہلی میں لاکھوں کا بڑا اجتماع تھا، وہاں علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کی جو گفتگو تھی وہ سب کو پسند تھی، اللہ نے ان کو حق کا ترجمان بنایا تھا، بڑا غیور تھا اور الحمد للہ ہر بات پر اللہ نے ان کو جرات عطا فرمائی تھی۔

آپ یہاں لاڑکانہ کا ماحول جانتے ہیں اور اس ماحول میں بھی کیسے کیسے لوگوں کے ساتھ مقابلہ کیا، وہ بندہ میدان کا تھا، بند حجروں کا نہیں تھا، اللہ پر اس کا بھروسہ بڑا مضبوط تھا۔ مجھے کسی عزیز نے بتایا کہ اتنی مصروفیات کے باوجود قرآن وحدیث کا سبق پڑھاتے تھے، اس سال ترمذی شریف پڑھا رہے تھے۔ الحمد للہ، اللہ نے ان کو تدریس میں، روحانیت میں، اسی طرح سیاست میں اور میدان میں ایک جامع بنایا تھا، صبح بیٹے کی شادی رات کو جلسہ میں شہید، پوری زندگی دین کی اشاعت میں گذار دی۔ حدیث میں آتا ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایک رات بھی اللہ کی راہ میں جہاد میں پہرہ دیا، اس کا ایک رات کا پہرہ دینا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے'' حضرت ڈاکٹر صاحب نے تو ایک رات نہیں ساری زندگی اللہ کے رستے میں لگائی، جب ایک رات کے پہرہ دار کا اتنا مقام ہے گویا کہ وہ ساری زندگی دین کا چوکیدار و پہرہ دار ہے تو اس کا کتنا اونچا مقام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر خالد محمود شہید کی شہادت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، وہ تو عظیم الشان جگہ میں پہنچ گئے، یہ بچے ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں، مدرسہ ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے، ان کے ہزاروں شاگرد ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں، ذاتی طور پر مجھ پر ان کے بہت احسانات ہیں، یہ درد ہمارا اپنا ہی درد ہے، اسے وفاق المدارس اپنا نقصان سمجھتی ہے، ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا، وہ تو کامیاب ہو گئے، ہم ان سے محروم ہو گئے ہیں، ہم اتنی جامع شخصیت اور عظیم ساتھی سے محروم ہو گئے۔ پورے ملک کے مدارس میں ان کے لیے قرآن پڑھا جا رہا ہے، ایصالِ ثواب ہو رہا ہے، ان کا جنازہ بھی قابل رشک تھا اور صحیح کہا تھا غالباً امام احمد بن حنبلؒ نے کہ ہمارا فیصلہ ہمارے جنازے کریں گے کہ کون اللہ کے ہاں مقبول ہے اور کون مقبول نہیں۔ اللہ کی طرف سے نقد بشارت ہے، جنازے میں لوگ اور آگے فرشتے ان کا استقبال کر رہے تھے، وہ شہادت کی جو اسلام کی تاریخ ہے، مدینہ طیبہ سے لے کر بدر تک، بدر سے لے کر اُحد تک، اُحد سے لے کر کربلا تک، کربلا سے لے کر اب تک، شہادت کی ایک تاریخ ہے، حضرت ڈاکٹر صاحب انہیں عظیم ہستیوں کے پاس پہنچے ہیں۔ میں وفاق المدارس کے صدر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی خدمت میں آج حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ میری طرف سے بھی میرا نام لے کر تعزیت کریں، یہ ہمارا اپنا صدمہ ہے، یہ ہمارا اپنا نقصان ہے، اسی طرح مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، نائب صدر حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر صاحب، وفاق کی تمام مجلس عاملہ، شوریٰ اور جتنے بھی میرے دوست احباب ہیں، ان کی طرف سے اور پورے ملک کی طرف سے تعزیت کر رہا ہوں اور ہم خود تعزیت کے مستحق ہیں کہ یہ ہمارا اپنا سانحہ ہے۔ ☆

© rasailojaraid.com